Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ، ۲ احسان ۱۳۵۱ ہش، ۲ جون ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۲۳

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ یکم احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی اور حضور کے اہل بیت کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

انڈونیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ ہمارے مبلغ مکرم صالح الشبیبی صاحب اچانک سینہ میں درد کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے سانس لینے میں بڑی تکلیف اور گھبراہٹ ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کو بھی درد گردہ کی تکلیف ہے۔ نیز ان کا سب سے چھوٹا بچہ بھی بیمار ہے اور زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صالح صاحب، ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچے کو اپنے فضل سے شفاء کامل عطاء فرمائے۔ آمین

میرے والد محترم مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب انکی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(منور احمد نعیم ربوہ)

درخواست دعا

(از محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر)

فجی کے ایک مخلص دوست مکرم حاجی عبد اللطیف صاحب کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ لمبے عرصے سے SINUS سے بیمار ہیں۔ دو ماہ کے لئے نیوزی لینڈ بھی علاج کیلئے گئے مگر بیماری بڑھتی جارہی ہے جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف زندہ اعجاز ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں

اس سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا گیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو

"قرآن شریف ایک کامل اور زندہ اعجاز ہے اور کلام کا معجزہ ایسا معجزہ ہوتا ہے کہ کبھی اور کسی زمانہ میں وہ پرانا نہیں ہو سکتا اور نہ فنا کا ہاتھ اس پر چل سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اگر آج نشان دیکھنا چاہیں تو کہاں ہے؟ کیا یہودیوں کے پاس وہ عصا ہے اور اس میں کوئی قدرت اس وقت بھی سانپ بننے کی موجود ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض جس قدر معجزات کل نبیوں سے صادر ہوئے۔ ان کے ساتھ ہی ان معجزات کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ایسے ہیں کہ وہ ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ اور زندہ موجود ہیں۔ ان معجزات کا زندہ ہونا اور ان پر موت کا ہاتھ نہ چلنا صاف طور پر اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپؐ کو عطا ہوئی ہے اور کسی دوسرے کو نہیں ملی۔ آپؐ کی تعلیم اس لئے زندہ تعلیم ہے کہ اس کے ثمرات اور برکات اس وقت بھی ویسے ہی موجود ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے۔ دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اس وقت ایسی نہیں ہے جس پر عمل کرنے والا یہ دعویٰ کر سکے کہ اس کے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے دیا گیا ہے اور میں ایک آیۃ اللہ ہو گیا ہوں۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۷ و ۳۸)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک ضروری یاددہانی

یہ حدیث نبوی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ۔ یعنی مومن کا وعدہ ایسا پکا اور سچا ہوتا ہے جیسے وہ چیز ہاتھوں میں ہے۔ یہ حدیث گو ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو یاد ہے اور وہ خدا کے فضل سے اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی ارشاد خداوندی ہے کہ

وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ترجمہ:- یاد دلا تا رہ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے۔

اس ارشاد کی تعمیل میں ان تمام مخلصین کی خدمت میں جنہوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی الٰہی تحریک میں وعدے لکھوائے ہیں عرض ہے کہ وہ اپنے وعدوں کو بروقت پورا کرنے کا ضرور خیال رکھیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ر احسان ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفّار سے متأثّر نہ ہونیوالی فطرت حاصل کرنے کا طریق

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حقیقی اور کامل مومنوں کی ایک بنیادی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ کفار کا کوئی بُرا اثر قبول نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ایمان اور عمل میں کسی قسم کا ضعف و اضمحلال پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر لمحہ اور ہر آن ایمان میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور اعمال صالحہ بجالانے کا جوش ان میں بڑھتا ہی رہتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ انسان کامل مومن اُس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ کفار کی باتوں سے متأثر نہ ہونے والی فطرت حاصل نہ کرلے۔

جب انسان کافروں کی باتوں سے متأثر نہ ہونے والی فطرت حاصل کئے بغیر کامل مومن بن ہی نہیں سکتا تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی فطرت حاصل کرنے کا طریق کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ایسی فطرت حاصل کرنے کے سلسلہ میں دو خاص حکم دیئے ہیں۔ ان میں ایک حکم منفی نوعیت کا ہے اور دوسرے کی نوعیت سراسر مثبت ہے۔ منفی نوعیت کا حکم یہ دیا ہے کہ اُس نے مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی کرنے سے منع کردیا ہے۔ اِس حکم کی رُو سے اس نے کافروں کے ساتھ ملنے جُلنے اور اُن کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے سے تو منع نہیں کیا ہے لیکن اِس امر کی ہرگز بھی اجازت نہیں دی ہے کہ مسلمان دوسرے مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دِلی اور جگری دوست بنائیں کیونکہ جہاں دِلی اور جگری دوستی ہوگی وہاں ایک دوسرے سے متاثر ہونا اور ایک دوسرے کی بات ماننا یا طور طریق کو اپنانا ایک لازمی امر ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو جو دوستی کے معاملہ میں مومنوں پر کافروں کو ترجیح دیتے ہیں منافق ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے ایسے نام نہاد مسلمانوں کے متعلق یہ حکم دیا کہ:۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ (النساء آیت ۱۴۰)

(یعنی اے نبی) تو منافقوں کو یہ خبر سُنا دے کہ ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے (یہ منافق وہ لوگ ہیں) جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ کیا وہ اِس دوستی کی بدولت اُن کے ہاں عزت کے خواہاں ہیں۔ (اگر ایسا ہے تو وہ یاد رکھیں) کہ عزّت سب کی سب اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے کافروں سے جگری دوستی نہ رکھتے ہوئے ان کیساتھ ملنے جلنے اور اُٹھنے بیٹھنے میں بھی ایک خاص احتیاط برتنے کا حکم دیا ہے اور وہ احتیاط یہ ہے کہ اگر وہ اپنی محفل میں آیاتِ الٰہی یا دیگر اسلامی احکام کا مذاق اُڑائیں اور تحقیر سے کام لیں، تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ وہاں سے اُٹھ کر چلے آئیں اور اُس وقت تک ان کے ساتھ ربط و ضبط نہ رکھیں جب تک کہ وہ اِس طریق سے باز نہ آجائیں چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ (النساء آیت ۱۴۱)

اور اُس نے اِس کتاب میں تم پر یہ حکم اُتار چھوڑا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کے متعلق اظہارِ انکار سنو یا ان سے استہزاء ہوتا ہوا سُنو تو اُن ہنسی کرنے والوں کے ساتھ اُس وقت تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اُسکے سوا کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں، ورنہ تم ان ہنسی کرنے والوں کے پاس بیٹھنے کی صورت میں یقیناً اُن جیسے متصوّر ہوگے۔ اللہ منافقوں اور کافروں کو یقیناً جہنم میں اکٹھا کرکے رہے گا۔

مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کے ساتھ دوستی نہ کرنے اور آیاتِ الٰہی کے ساتھ استہزاء کے وقت کافروں کے پاس نہ بیٹھنے کا حکم ایک منفی نوعیت کا حکم ہے جو احتیاطاً اِس لئے دیا گیا ہے کہ اُن کی بُری اور ناروا باتوں کا مومنوں پر اثر نہ ہونے پائے۔ لیکن کافروں کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل کرنے کے لئے ضروری تھا کہ مثبت قسم کے احکام بھی دیئے جاتے۔ کیونکہ مثبت احکام کے بغیر ایسی فطرت کا حاصل ہونا ممکن نہ تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اِس بارہ میں ایک مثبت حکم یہ دیا ہے کہ:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ (التوبہ آیت ۱۱۹)

یعنی اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اور صادقوں کی صحبت اختیار کرو۔

ظاہر ہے کہ تقویٰ اور صادقوں کی صحبت اختیار کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کافروں کی باتوں سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل ہو جائے گی۔ جب اُٹھنا بیٹھنا ہی اللہ تعالیٰ کے پاکباز اور خدا رسیدہ بندوں کے ساتھ ہوگا تو لازماً انسان ان ہی کا اثر قبول کرے گا اور جب الٰہی کے رنگ میں رنگین ہو جائے گا تو اُس کی فطرت ہی ایسی بن جائے گی کہ وہ کافروں کی باتوں کا سرے سے کوئی اثر ہی قبول نہ کرے۔ پس کافروں کی باتوں کا اثر قبول نہ کرنے والی فطرت حاصل کرنے کے لئے صحبتِ صالحین ازبس ضروری ہے۔ یہ وہ تریاق ہے جس سے ہر زہر کے اثر کو بآسانی مٹایا جاسکتا ہے۔ بالخصوص خدا تعالیٰ کے فرستادہ اور اس کے خلفاء کی صحبت تو انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہے۔ ان کے فیضِ صحبت سے تو انسان اِس قابل بن جاتا ہے کہ فرشتے اس سے مصافحہ کریں۔ ان کی صحبت تو انسان کو اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اور اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کا مصداق بنانے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ سچ بات یہی ہے کہ انسان کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اُسے تریاقی صحبت میسّر نہ آئے اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ اور اس کے خلفاء سے بڑھ کر اَور کس کی صحبت تریاقی صحبت ہوسکتی ہے۔

پس قرآن مجید کی رُو سے کفّار کی باتوں سے متأثّر نہ ہونے والی فطرت حاصل کرنے کا طریق یہی ہے کہ:۔

اوّل:۔ مومنوں کو چھوڑ کر کفّار کے ساتھ حقیقی دوستی اور محبّت کا تعلق قائم نہ کیا جائے۔

دوم:۔ خدا تعالیٰ کے فرستادہ، اُس کے خلفاء اور دُوسرے خدا رسیدہ اور پاکباز لوگوں کی صحبت اختیار کرکے اور اُن کی قوّتِ قدسیہ سے فیضیاب ہوکر اپنی ہستی پر پورا پورا انقلاب وارد کیا جائے۔

یہی وہ طریق ہے جس سے انسان کافروں کے بُرے اثر اور اس کے بُرے انجام سے محفوظ ہوتا ہے اور نیک اثرات کو قبول کرکے ایمان میں ہردم ترقّی کرنے اور اِس کے طیّب و شیریں ثمرات سے بہرہ ور ہوکر حقیقی اور کامل مومنوں میں شمار کئے جانے کے قابل بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس بات کا سزاوار ٹھہرتا ہے کہ اُسے دُنیا اور آخرت کے خسارہ سے محفوظ کرکے بے انداز نفع اور فوزِ عظیم کا مستحق قرار دیا جائے اور وہ فوزِ عظیم یہی ہے کہ دو جنّتیں اس کے حصّہ میں آئیں۔ ایک اِس جہان کی جنّت، دوسرے اخروی جہان کی جنّت۔

اعمال صالحہ

حاصلِ زندگی ہیں نیک اعمال
پاکبازی نہیں تو کچھ بھی نہیں
لاکھ سجدے کرے جبیں لیکن
دل نمازی نہیں تو کچھ بھی نہیں

(ڈاکٹر محمد الحسن احسن [illegible])

5
Digitized by Khilafat Library Rabwah

غزوۂ احد کی عظمت کو لوگوں کی نظروں سے گرانے کے لئے

معاندین اسلام کی طرف سے پروپیگنڈا اور اس کا جواب

(محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری)

(۴)

ساتواں پروپیگنڈا اور اس کا جواب

یہ ملعون قوم یہود جواب تک مسلمانوں کے خلاف سیاسی شعبدہ بازیوں اور مکروفریب کے ہتھکنڈوں سے اپنے شاگردوں (منافقین) کے ذریعہ سے بھی کام لے رہی تھی جب وہ اس میں ناکام و نامراد رہ کر ذلیل و پسپا ہو گئی اور سیدھے طور مسلمانوں کے دلائل و براہین سے بھرپور نظام تبلیغ کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ گئی۔ اور صرف دلائل و براہین نیرہ سے چمکتے ہوئے آفتاب صداقت کی شعاعیں سعید الفطرۃ طبائع پر اثر انداز ہونے لگیں اور اس قوم کا ایک گروہ اسلام کے نزدیک ہو کر اس سے واقف ہو کر اس کی مدح سرائی میں مشغول ہو گئی اور اپنے لیڈروں کو ملامت کرنے لگی کہ ایسے سچے مذہب کو اختیار کیوں نہیں کر لیا جاتا کہ ہم ان پیش آمدہ مشکلات سے رہائی پا سکیں۔

چنانچہ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ جب بنو قریظہ قلعہ بند تھے اور مسلمانوں کے محاصرہ سے تنگ آ گئے تو اس قوم کے رئیس نے اس مصیبت سے بچنے کی خاطر قوم کے سامنے کچھ تجاویز پیش کیں اور مشورہ طلب کیا۔ ان تجاویز میں سب سے پہلی تجویز یہ تھی کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لا کر مسلمان ہو جائیں کیونکہ اگر سچ پوچھو تو محمد (صلعم) کی صداقت عیاں ہو چکی ہے اور ہماری کتب میں بھی اس کی تصدیق پائی جاتی ہے مگر قوم نے اس کو ٹھکرا دیا۔ (سیرۃ ابن ہشام)

اب اس آوازِ حق کو دبانے کے لئے انہوں نے یہ جھوٹا پروپیگنڈا شروع کیا کہ اِنَّ اللّٰہَ عَہِدَ اِلَیْنَا اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْکُلُہُ النَّارُ یعنی سچے رسول کے لئے لازمی ہے کہ وہ سوختنی قربانی والی شریعت پیش کرے۔ چونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہم انہیں رسول نہیں مان سکتے۔ اس کا جواب آگے یوں دیا گیا۔ قُلْ قَدْ جَآءَکُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ یعنی تمہارے مسلمات کی رو سے وہ اسرائیلی انبیاء جن کے قتل سے تمہارے ہاتھ رنگین ہو رہے وہ تو سوختنی قربانی کی شریعت کے حامل اور عامل تھے۔ ان کو تم نے کیوں نہ مانا؟

واضح ہو کہ سوختنی قربانی ایک بدعت تھی جو بت پرستوں کی ایجاد ہے جو اپنے دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے جلایا کرتے اور سمجھتے کہ دیوتا ان کی خوشبو سونگھ کر خوش ہوتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں بھی جب بت پرستی جاری ہوئی اور مشرکانہ عقائد کو انہوں نے اپنایا تب سوختنی قربانی کا بھی رواج ہوا۔ جس کے خلاف کئی ایک انبیاء علیہم السلام نے آواز اٹھائی۔ حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں "سوختنی اور خطا کی قربانی تو نے طلب نہیں کی" (زبور ۴۰/۶) "سوختنی قربانی سے تجھے کوئی خوشی نہیں شکستہ روح خدا کی قربانی ہے۔" (زبور ۵۱/۱۶-۱۷) حضرت دانیال نبی نے خبر دی کہ آنے والا نبی سوختنی قربانی کو منسوخ کر دے گا۔ (دانیال ۱۲/۱۱) دوسری سوختنی قربانی وہ ہے جس کے انبیاء سابقین بھی حامل تھے جس کی طرف فقرہ وبالذی قلتم میں اشارہ ہے یہ کون سی قربانی تھی۔ اس کی اصل حقیقت کیا ہے۔ قرآن حکیم میں اس حقیقت کی طرف یوں توجہ دلائی گئی ہے۔ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ (الحج آیت ۳۸) تمہاری ان قربانیوں کے گوشت اور خون کی خدائی بارگاہ میں کوئی قیمت نہیں یہ تو تمہاری روح کی قربانی کی صرف تصویریں ہیں گویا اس تصویری زبان میں تمہیں قربانی کا سبق دیا جاتا ہے اور روح کی قربانی تقویٰ ہے جو جذبات نفس کو کچلنے اور نفسانی خواہشات کو اللہ کی راہ میں ذبح کر دینے کا نام ہے۔ بنی اسرائیل میں جب فسادات پیدا ہو گئے اور تقویٰ و خشیت الٰہی کی مذہبی روح ان میں مفقود ہونے لگی اور ظاہر پرستی پر زور دیتے ہوئے صرف قشر پر ہی اکتفا ہونے لگا۔ تب اسرائیلی مصلحین نے انہیں مذہبی اعمال اور روح کی طرف توجہ دلانے کیلئے مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کچھ تمثیلی کلام کیا جس کو ظاہر پرستوں نے سمجھا اور ہوتے ہوتے عوام میں یہ روایت مشہور ہو گئی کہ سوختنی قربانی کو جلانے کے لئے آسمان سے آگ اترتی اور اسے جلا کر بھسم کر دیتی اور یہی اس قربانی کی قبولیت کی علامت قرار دی جاتی اور جس قربانی پر آگ نہ اترتی اس کے متعلق سمجھا جاتا کہ یہ قربانی خدا کے ہاں مقبول نہیں۔ ہمارے مفسرین نے بھی ان روایات کی اصل حقیقت کو نہ سمجھا اور بغیر سمجھے انہیں بڑے شوق سے تفسیروں میں درج کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پس ان روایات کی اصل حقیقت ایک عرصہ تک تودۂ انبار میں دبی رہی۔ یہاں تک کہ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حقیقت محجوبہ کی نقاب کشائی فرماتے ہوئے اس نکتۂ معرفت کا تذکرہ یوں فرمایا۔ "خدا تعالیٰ کی محبت ذاتی انسان کی محبت ذاتی میں ایک خارق عادت جوش بخشتی ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے ایک فنا کی صورت پیدا ہو کر بقا باللہ کا نور پیدا ہو جاتا ہے ...... اس کی مثال وہ حالت ہے کہ جب انسان پر آسمان سے صاعقہ پڑتی ہے تو اس آگ کی کشش سے انسان کے بدن کی اندرونی آگ یک دفعہ باہر آ جاتی ہے تو اس کا عنصر جسمانی فنا ہوتا ہے۔ پس دراصل یہ روحانی موت بھی اسی طرح دو قسم کی آگ کو چاہتی ہے۔ ایک آسمانی آگ اور ایک اندرونی آگ اور دونوں کے ملنے سے وہ فنا پیدا ہو جاتی ہے جس کے بغیر سلوک تمام نہیں ہو سکتا۔ یہی فنا وہ چیز ہے جس پر سالکوں کا سلوک ختم ہو جاتا ہے اور جو انسانی مجاہدات کی حد ہے اس فنا کے بعد فضل اور موہبت کے طور پر مرتبہ بقا کا انسان کو حاصل ہوتا ہے۔"

(چشمۂ مسیحی طبع اول ص [illegible])

نیز حضور اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں۔

"ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اوپر سے ہم پر اترتی ہے۔ ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے اور ہم اس اپنی زندگی سے مر جاتے ہیں۔ اسی حالت کا نام قرآن شریف کی رو سے اسلام ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۱۳۱ نیا ایڈیشن)

برقی آسمانی آگ کے اترنے کی حقیقت جس کو نادانوں نے مذہبی کھلونا بنا دیا۔

سوختنی قربانی کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ ایسی قربانی جس کا مصرف محاذ جنگ ہو کیونکہ جنگ کو بھی نار کہا جاتا ہے۔ کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَھَا اللّٰہُ اس پر ناطق ہے پس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ آنے والے مسیح پر بھی جہاد بالسیف نہ کرنے کا الزام لگایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ وہ جہاد سیفی کا حکم دے کر مسلمانوں کو جنگ کی آگ میں کیوں نہیں دھکیلتا۔ ہم تو جہاد سیفی کے قائل ہیں ہمیں تو وہ رسول چاہیئے جو آتے ہی غیر مسلم حکومتوں سے جنگ کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب امیر عبدالرحمن خان امیر کابل کو اپنی بعثت کے متعلق دعوت نامہ بھیجا تو امیر مذکور نے یہ جواب دیا۔

"مارا عمر باید مسیح نباید"

قدرتِ خداوندی دیکھئے۔ بدقسمت امیر نے حکومت و اقتدار کے گھمنڈ میں نعمت الٰہی کی قدر نہ کی۔ جمالی نشانات کے ساتھ مبعوث ہونے والے مسیح کو ٹھکرا دیا اور جلالی نشانات کا طلبگار ہوا تب اللہ تعالیٰ نے اسی کی خواہش کے مطابق پہلے تو خود اس کی ذات کو جلالی نشان کا مزہ چکھایا اس ظلم کے بدلے میں جو امیر صاحب نے حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب احمدی کی ذات پر کیا۔ غضب الٰہی بھڑکا اور امیر پر فالج کا ایسا سخت حملہ ہوا کہ وہ جانبر نہ ہو سکا اور ایک ماہ کے اندر ہی راہی ملک عدم ہو گیا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (تاریخ احمدیت جلد سوم) اور پھر جس حکومت کے نشہ میں اس کے منہ سے وہ کلمات نکلے تھے اس حکومت کا انقلاب بھی عہد فاروقی میں یعنی مثیل عمر حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں برپا کر دیا۔ اس حکومت کا تختہ پہلے تو حبیب اللہ خان المعروف بچہ سقہ کے ہاتھ سے الٹوایا۔ پھر نادر خان کو جو افغانستان سے دور فرانس میں تھا بلوا کر اقتدارِ حکومت اس کے حوالہ کیا جس کا نام الہام الٰہی میں نادر شاہ رکھا گیا۔ دیکھو (تذکرہ ص [illegible] طبع سوم) چنانچہ نادر خان نے اپنا خاندانی اور ملکی لقب خان چھوڑ کر شاہ کا لقب اختیار کیا اور نادر شاہ کہلانے لگا اور آج تک اس کے خاندان میں حکومت افغانستان کی باگ ڈور ہے اور گھمنڈ میں آنے والے امیر کا خاندان اس سے کلیۃً محروم۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذکروا موتٰکم بالخیر

محترم صوفی عطاء محمد صاحب جالندھری مرحوم و مغفور

از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے

میرے والد ماجد مکرم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری نے ۱۲-۱۳ ہجرت ۱۳۵۱ ہش کی درمیانی شب ½ ۲ بجے ۸۰ سال کی عمر میں جان۔ جان آفرین کے سپرد کر دی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے وقت یہ خاکسار ان کی خدمت میں موجود نہ تھا۔ کیونکہ اسی شب رات

. . . .

. . . .

۱۲-۱۱ بجے کے درمیان میری خوشدامن صاحبہ کا جنازہ آ رہا تھا اور میں اس وقت دار الضیافت میں تھا۔ ½ ۲ کے قریب ہی جنازہ دار الضیافت میں پہنچا اسی وقت آسمان سے بارش کے کچھ قطرے گرے اور عین اسی وقت میرے والد صاحب نے عالم آخرت کا سفر اختیار کیا یہ ایک عجیب توارد ہے جو معرض ظہور میں آیا۔ صبح ½ ۹ بجے ہمارے ان دونوں بزرگوں کا جنازہ اکٹھا ہی ہوا اور تدفین بھی ایک ساتھ ہی مقبرہ بہشتی ربوہ میں ہوئی دونوں کا جنازہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا۔

غم طبعی امر ہے۔ جدائی کا احساس دن بدن تیز ہو رہا ہے۔ مگر ان دونوں بزرگوں کے اس نیک انجام اور خاتمہ بالخیر پر اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کے جذبات سے بھی دل لبریز ہے۔

میرے والد صاحب کا ایک بڑا احسان اپنے خاندان پر یہ ہے کہ ان کے ذریعہ انہیں احمدیت کی نعمت ملی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ۱۹۰۸ء میں انہوں نے اپنے آبائی قصبہ راہوں ضلع جالندھر سے نہایت اعلیٰ نمبروں پر پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد وہ طاعون کے مہلک مرض کی زد میں آگئے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا وہ اس موذی مرض سے صحتیاب تو ہو گئے مگر اس نے ان کی جسمانی و اعصابی قوتوں پر بہت ہی بُرا اثر چھوڑا اور وہ شدید اعصابی بیماری میں مبتلا ہو گئے والدین نے بہت علاج معالجے کرائے مگر کوئی افاقہ نہ ہوا اور حالت شدید سے شدید تر ہوتی چلی گئی۔ اتفاقاً حضرت حاجی رحمت اللہ صاحب (والد ماجد حکیم فضل الٰہی صاحب دار الرحمت غربی۔ ربوہ) از راہوں نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام سے روشناس کیا اور حضور علیہ السلام کی کتب سنانی شروع کیں۔ والد صاحب بیان کرتے تھے کہ جیسے جیسے میں حضور کے زندگی بخش کلام کو سنتا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندرونی زخموں پر مرہم رکھی جا رہی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بیماری کا اثر بہت جلد ہی کم ہو گیا اور والد صاحب احمدیت کی نعمت سے مشرف ہو گئے۔

میرے دادا صاحب کو بتایا گیا کہ تمہارا لڑکا گمراہ اور بے دین ہو گیا ہے اس پر انہوں نے ان کو اگر وہ احمدیت سے توبہ نہ کریں تو اپنے گھر سے نکل جانے کا حکم دیا۔

میرے والد صاحب کا جواب یہی تھا کہ والدین کی شفقت اور پناہ سے جدائی منظور لیکن ساغر احمدیت تو اب لبوں سے جدا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ والد صاحب راہوں ضلع جالندھر کو الوداع کہہ کر قادیان دار الامان آ گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر دستی بیعت سے بھی مشرف ہو گئے۔ اب تو یہ قادیان کے ہی ہو رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ان کا جسمانی و روحانی دونوں قسم کا علاج شروع کیا۔ اسی زمانے میں والد صاحب خونی پیچش سے اس قدر شدید بیمار ہوئے کہ بچنے کی آس نہ رہی والدین کو پتہ لگا کہ ان کا "گمراہ" لڑکا آخری دموں پر ہے۔ آخر اپنی طبعی شفقت سے مجبور ہو کر وہ ان کو لینے کے لئے قادیان آئے۔ مگر والد صاحب نے صاف جواب دیا کہ میری زندگی و موت تو اب اسی در پر ہو گی اگر آپ کو مجھ سے اتنا ہی لگاؤ ہے تو آپ سب قادیان آ جائیں۔ ہمارے دادی صاحبہ کو ان سے انتہائی محبت تھی۔ آخر انہوں نے ہمارے دادا صاحب کو مجبور کر دیا کہ راہوں کا عظیم الشان مکان بیچ کر قادیان میں آ بسیرا کریں۔ چنانچہ میرے دادا صاحب اپنے بال بچوں کو لیکر قادیان آ گئے اور یہاں چند ایک مکان بنا لئے۔ بعد میں میرے دادا صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہد میں خود بھی احمدیت کی نعمت سے مشرف ہو گئے اور پھر سارا خاندان ہی احمدی ہو گیا۔ اس طرح میرے والد صاحب کی بیماری خود ان کو اور پھر سارے خاندان کو احمدیت کی نعمت سے متمتع کرنے کا ذریعہ بن گئی

ابتدائی اعصابی بیماری کا اثر والد صاحب پر سالہا سال تک جاری رہا اور اسی وجہ سے وہ کسی دنیوی کام میں مستقل طور پر اپنے آپ کو نہ لگا سکے۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ درس و تدریس سننا ذکر الٰہی اور دعاؤں میں وقت گذارنا ہی ان کا محبوب مشغلہ ہے جس میں وہ اپنی ساری عمر بسر کرنا چاہتے ہیں۔

خاکسار نے بالکل بچپن میں جو اُن سے پہلا سبق سیکھا وہ یہی تھا کہ ہمارا ایک زندہ خدا ہے جو سب کچھ کر سکتا ہے۔ دعائیں سنتا ہے اور دعا سے سب مشکلات رفع ہوتی ہیں۔

اس سبق نے میری تعلیمی زندگی میں مجھے بہت کام دیا۔ ہر امتحان میں تدبیر محنت سے بڑھ کر میرا دعاؤں پر انحصار رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہی امید سے بڑھ کر نتائج نکلے۔ چوتھی جماعت، آٹھویں جماعت، میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے آنرز۔ سب امتحانوں میں خاکسار نے سکالر شپ۔ I کلاس اور بعض میں یونیورسٹی میں پوزیشن حاصل کی۔ ایم اے میں بھی I کلاس اور پوزیشن حاصل کی۔ یہ سب دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ مگر یہ دعائیں بھی ایک باقاعدہ سکیم کے تحت کی جاتی تھیں اور کرائی جاتی تھیں۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ یونیورسٹی کے امتحانات میں والد صاحب میرے پرچے کے اوقات میں روزانہ بلا ناغہ مسجد مبارک یا مسجد اقصیٰ قادیان میں بیٹھ کر دست بدعا رہتے تھے اگر ۸ بجے سے ۱۱ بجے لاہور میں بی اے کا امتحان دے رہا تھا تو امتحان کے اوقات میں والد صاحب مسلسل تین گھنٹے مسجد میں دعا میں مصروف رہتے تھے میرے امتحانوں کے دوران انکا روزانہ یہ طریق ہوتا کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ۔ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر بزرگوں کو میرے امتحان کے لئے دعا کرنے کی تحریری درخواست کرتے۔ میری یہ ڈیوٹی ہوتی تھی کہ ہر پرچہ دینے کے بعد میں انہیں اس کے کوائف تحریر کروں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو خاکسار براہ راست بھی بذریعہ ڈاک امتحان کے کوائف سے مطلع کرتا اور دعا کی درخواست کرتا

اللہ تعالیٰ نے ہر امتحان میں ہی ان دعاؤں کی تاثیرات کے کرشمے دکھلائے۔ ایک بزرگ صحابی سے والد صاحب نے ایف۔ اے کے دوران دعا کروائی تو انکو آواز آئی

"اس کی صحت کے لئے دعا کرو۔ اس کی صحت کے لئے دعا کرو"

۱۹۲۳ء میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حکم سے اپنی طبیعت و رجحان کے برخلاف۔ انڈین سول سروس کا مقابلہ کا امتحان دیا۔ والد صاحب نے دعاؤں میں رات اور دن ایک کر دیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قضاء مجھے کسی اور طرف لانا چاہتی تھی۔ والد صاحب کو میری اس ناکامی پر بہت صدمہ ہوا مگر میں سمجھتا ہوں کہ وہ سب دعائیں بھی قبول ہی ہوئیں۔ بھلا اس میں کیا شک ہے میرا زندگی وقف کرنا اور سلسلہ کی خدمت سے منسلک ہو جانا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو جائے اور اللہ تعالیٰ میری تمام خطاؤں لغزشوں اور کوتاہیوں پر ستاری و مغفرت کا پردہ ڈالتے ہوئے اسی خدمت میں اپنے فضل سے خاتمہ بالخیر کرے تو کیا یہ امر انڈین سول سروس کے عہدوں سے کہیں بڑھ کر قابل صد شکر نہ ہو گا۔ ع

این است کام دل اگر آید میسرم

جب اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ربوہ میں مکان بنانے کی توفیق دی تو والد صاحب نے ایک چھوٹا سا بالاخانہ اس میں بنوایا تاکہ اس میں وہ اور ان کے دعا گو دوست بیٹھ کر دعا کیا کریں چنانچہ میرے مکان کے اس چھوٹے سے بالاخانے میں والد صاحب اور ان کے دوستوں کی اکثر مجلسیں رہیں۔ دن کے اوقات میں بھی اور رات کے اوقات میں بھی۔ (باقی)

مجالس انصار اللہ توجہ فرماویں

ابھی تک بعض مجالس بقایا دار ہیں اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا کرنے کے لئے کوئی کوشش کی جائے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کوشش میں برکت نہ ڈالے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ضرورت صرف تھوڑی سی توجہ اور صحیح خطوط پر کوشش کی ہے۔

قائد مال

انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس خدام الاحمدیہ یکم جون تا ۷ جون (یکم احسان تا ۷ احسان) ہفتہ وصولی منائیں

مہتمم مال خدام الاحمدیہ

تقریب شادی اور درخواستِ دعا

مورخہ ۱۸ ہجرت (مئی) کو بعد نماز عصر عزیزم مکرم شیخ مبشر احمد صاحب ابن مکرم شیخ نذیر احمد صاحب شفیع ۷/۱۸۷ ماڈل ٹاؤن لاہور کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ایک روز قبل بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ میں عزیزہ محترمہ راحت کوثر صاحبہ بنت محترم شیخ شریف اللہ صاحب کوثر ۸-۱۶ ٹمپل روڈ لاہور کے ساتھ دس ہزار روپیہ مہر پر [illegible] نے پڑھا تھا۔

۶ مئی کو بعد نماز عصر ماڈل ٹاؤن سے برات ٹمپل روڈ پہنچی۔ جہاں رخصتی سے قبل دولہا کے تایا محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اگلے روز ۷ مئی کو بعد نماز مغرب دولہا کے والد محترم شیخ نذیر احمد صاحب شفیع نے اپنی کوٹھی واقع ماڈل ٹاؤن میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں مقامی جماعت کے کئی عہدیداران اور احباب کے علاوہ متعدد دوسرے معززین نے شرکت کی۔

اس موقعہ پر بھی محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔ عزیزم مکرم شیخ مبشر احمد صاحب۔ حضرت شیخ محمد دین صاحب مرحوم سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پوتے اور محترم حاجی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم آف دارالبرکات قادیان کے نواسے ہیں۔ عزیزہ راحت کوثر صاحبہ حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب (نومسلم) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور محترم مرزا محمد حسین صاحب شملوی مرحوم آف راولپنڈی کی نواسی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق اور ان تقریبات کو تمام متعلقین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث کرے۔ آمین۔

(محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ۔ مقیم لاہور)

تقریب طالباتِ قدیم جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت کی سابقہ طالبات کی سالانہ تقریب ۱۱ جون بروز اتوار۔ بوقت ۶ بجے شام جامعہ نصرت ربوہ میں منعقد ہوگی۔ تمام سابقہ طالبات کو خوش آمدید کہا جائے گا۔ پروگرام حسب سابق ہوگا۔ نیز چندہ شمولیت کی شرح تین روپے ہوگی۔

(پرنسپل)

اطفال کے امتحانات

۱۔ امسال سالانہ مرکزی امتحانات ۱۴ اگست کو ہوں گے تمام اطفال پوری تیاری کرکے شامل ہوں

۲۔ "یاد رکھنے کی باتیں" کا زبانی امتحان ۳۰ جون بروز جمعہ ہوگا۔ اطفال یہ رسالہ مکمل زبانی یاد کرکے سنائیں گے اور مرکز سے سند حاصل کریں گے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خدام الاحمدیہ سے کم از کم توقعات

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مجلس کے ۱۴۰ خدام میں سے ۹۷ تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات بابت تحریک جدید کی روشنی میں خدام الاحمدیہ سے یہ توقعات وابستہ کی جاتی ہیں کہ:

۱۔ ہر خادم تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے۔

۲۔ ہر خادم (اگر برسر روزگار ہے) تو اپنی ماہوار آمد کے کم از کم پانچویں حصہ تک وعدہ تحریک جدید پیش کرے۔

مجلس مذکورہ کی رپورٹ پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی توجہ ان توقعات کو پورا کرنے پر مرکوز ہے۔ اگر خدام الاحمدیہ اس سال کو تحریک جدید کے اعتبار سے ایک مثالی سال بنانا چاہتے ہیں تو ہر مجلس ان توقعات پر پورا اترنے کی سعی بلیغ کرے۔

بگفتہ ایں اگر نصرت را دہید نصرت اے اخی ورنہ!
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

(وکیل المال)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلباء کی کل پاکستان مشاعروں میں کامیابی

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلباء نے مختلف جگہوں پر منعقد ہونے والے کل پاکستان بین الکلیاتی مشاعروں میں شرکت کی اور انفرادی انعامات حاصل کئے۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ خلیل الرحمٰن جمیل دوم انعام (نظم) گورنمنٹ کالج لائل پور

۲۔ عبدالکریم خالد سوم انعام (غزل) گورنمنٹ کالج جہلم

۳۔ شفیق احمد عابد سوم انعام (غزل) میونسپل کالج شیخوپورہ

(بشیر طارق۔ صدر کالج یونین)

ضرورت کاریگر

ہمیں اپنے ادارہ "تاج سوپ انڈسٹریز" کے لئے چند ماہر کاریگروں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت سے تصدیق کروا کر فوراً بھجوا دیں۔

معرفت مبشر ڈسٹری بیوٹرز چنیوٹ بازار لائل پور

آپ پوسٹل لائف سے زندگی کا بیمہ مُفت کرا سکتے ہیں۔ وہ رقم جو آپ انکم ٹیکس دینے سے بچائیں گے اور جو بونس کی شکل میں آپ کو ملے گی پریمیم کی رقم سے کہیں زیادہ ہوگی۔ آپ بیمہ کرائیں یا پھر انکم ٹیکس زیادہ دیں لیکن اگر آپ نے پوسٹل لائف سے بیمہ کرا لیا تو

۱۔ انکم ٹیکس میں بچت ہوگی۔
۲۔ بیمہ کے ذریعہ آپ کی بچت جمع ہوتی رہے گی۔
۳۔ پوسٹل لائف کے گرانقدر بونس اس میں اضافہ کرتے رہیں گے۔
۴۔ آپ کے خاندان کو ہر وقت تحفظ فراہم رہے گا۔

۳۰ جون سے پہلے پہلے پوسٹل لائف پالیسی خرید کر انکم ٹیکس بچائیے۔

مُفت انشورنس

ٹیکس کا پیسہ بچائیے انشورنس میں لگائیے

بونس کی شرح

تاحیات پالیسیوں پر ۴۲ روپے فی ہزار
میعادی پالیسیوں پر ۳۴ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس

جاری کردہ: ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز اسلام آباد

ADGROUP/CDNS

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

عمان ۳۱ مئی۔ صدر بھٹو آج بیروت سے جب اردن کے دارالحکومت میں پہنچے تو ان کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ ہوائی اڈہ پر خود شاہ حسین اور پارلیمنٹ کے سپیکر بھی موجود تھے۔

صدر جب بیروت سے روانہ ہوئے تو لبنان کے صدر نے انہیں الوداع کہا۔

بغداد ۳۱ مئی۔ صدر بھٹو کے دورہ عراق کے بعد ایک مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ برصغیر میں پائدار امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ اقوام متحدہ کی قرار داد ول کے مطابق بھارت اور پاکستان اپنی فوجیں جنگ کے پہلے کی پوزیشن پر لے آئیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ عراق بھٹو اندرا ملاقات کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے تیار ہے

تہران ۳۱ مئی۔ صدر نکسن کے دورہ ایران کے بعد ایران اور امریکہ کے مشترکہ اعلان میں اس توقع کا اظہار کیا گیا ہے کہ صدر بھٹو اور اندرا گاندھی برصغیر میں مستقل امن کے قیام کے لئے بھرپور کوشش کریں گے اور اس کے نتیجہ میں پاکستان

اور بھارت کے درمیان بادقار تصفیہ ہو جائیگا مشترکہ بیان میں مشرق وسطیٰ کی بگڑی ہوئی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔

اسلام آباد ۳۱ مئی۔ صدر بھٹو نے جنگی کمیشن کی میعاد میں توسیع کر دی ہے۔ اس کی میعاد آج ختم ہو رہی تھی لیکن اب ۱۵ جولائی تک رپورٹ پیش کرنے کے لئے کہا گیا ہے یہ فیصلہ خود کمشن کی درخواست پر کیا گیا ہے

راولپنڈی ۳۱ مئی۔ ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلیویژن یکم جون سے بنگلہ زبان میں اپنی نشریات بند کر رہا ہے۔

لائل پور ۳۱ مئی۔ مسٹر مختار رانا کی قومی اسمبلی کی خالی نشست کے ضمنی انتخابات میں پیپلز پارٹی کے امیدوار مسٹر افضل رندھاوا بھاری اکثریت سے کامیاب ہو گئے۔ غیر سرکاری نتائج کے مطابق مسٹر افضل رندھاوا کو بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل ہوئی دوسرے نمبر پر مسٹر زاہد سرفراز نے زیادہ ووٹ حاصل کئے جب کہ مس رزینہ رانا تیسرے نمبر پر رہیں

مکرم سرفراز خان صاحب افغان کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم سرفراز خان صاحب افغان مددگار کارکن نظارت بیت المال (آمد) مختصر علالت کے بعد ۲۸ مئی کی شام کو ۵۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم بہت محنتی۔ فرض شناس۔ زندہ دل اور مخلص کارکن تھے۔ تیرہ سال کی عمر میں اپنے آبائی گاؤں موضع ممہ خیل نزد سرائے نورنگ ضلع بنوں سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔

۳۹ء میں صدر انجمن احمدیہ میں بطور مددگار کارکن ملازم ہوئے۔ پہلے نظارت دعوت و تبلیغ میں اور پھر لمبا عرصہ نظارت بیت المال میں خدمت کا موقع ملا۔ فرض شناسی اور اطاعت شعاری اتنی تھی کہ رات دن دیکھتے تھے نہ رات۔ ہر وقت ہر خدمت کے لئے مستعد رہتے تھے کبھی شکایت کا کلمہ زبان پر نہ لاتے تھے۔ علالت کے دوران نظارت بیت المال کے مرزا حمید احمد صاحب۔ چوہدری مشرف احمد صاحب کاہلوں۔ خلیل احمد صاحب اور دیگر کارکنوں کو ان کی تیمارداری کا موقع ملا۔

اگلے روز ۲۹ مئی کی صبح کو محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں صدر انجمن احمدیہ کے قریباً تمام کارکن شامل ہوئے۔ مرحوم موصی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے دعا کرائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں بلند مقام عطا کرے۔ آمین

اطفال کا ماہانہ اجلاس

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۲ جون بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر ۵½ بجے مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام اطفال کی حاضری ضروری ہے۔ سہ ماہی میں اوّل آنے والی مجلس کو علم انعامی دیا جائے گا۔

(ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی کے بہترین علاقہ میں رہائش کے متمنی احباب کیلئے ضروری اطلاع

کراچی شہر کے بہترین علاقہ میں رہائش رکھنے کے متمنی احباب کے لئے ہم مسرت سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ کے۔ ڈی۔ اے کی مشہور سکیم گلشن اقبال (۲۴) میں ہم ۴۰۰ مربع گز اور ۲۴۰ مربع گز زمین پر بنگلے اور کئی منزلہ عمارت کی تعمیر کا کام فلیٹوں کی شکل میں شروع کر رہے ہیں۔

خواہش مند احباب

ہم سے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کر سکتے ہیں

دی ایسٹرن سروسز لمیٹڈ

۱۴۰۔ ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۲ ٹیلیفون نمبر ۲۲۹۸۰۶